

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے۔ مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ یکم مئی ۱۹۲۵ء	نمبر ۱۸

غزل

(از قلم ڈاکٹر مولوی حسمت اللہ حشمت)

تا چند بر باطل نہی اے دل مہار خویشتن
یکبار حق را یاد کن در روزگار خویشتن

از راہ دور سے آمدی ہم راہ دور دیگری
ز آغاز کار خود ببیں۔ انجام کار خویشتن

حق یا بجو از راہ دیں و ز شرع رب العالمیں
حیراں چرائی ای حزیں در کاروبار خویشتن

از تست درد و رنج تو۔ از تو دوا و گنج تو
گنج نہان خود خودی ہم خود تو بار خویشتن

در راہ حق پوپوس باش از سر جہل او دور باش
در راہ عشق حق فگن از خویش بار خویشتن

جاں فدا ای آنکہ او جاں را فدای عشق کرد
حشمت بہ عید وصل شد قربان یار خویشتن

قطعہ

از چمن زمزمۂ مرغ نوا سنج رسید
من ہم امروز در آہنگ غزل پیدا ام

گر دو آید بسرم آں شہ خوباں امروز
من ز شادی کلہ خود بفلک اندازم

این مقام و من و ایں طرز فصاحت حشمت
ورنہ از خاک صفاہاں و نہ از شیرازم

آریہ گزٹ اب آیا راہ راست پر

ہم آریہ اخبارات میں یہ پڑھ کر کہ فلاں مندر میں سے مسلمان مورتی اُٹھا لے گئے۔ اور اُنہوں نے پرلے درجے کا ظلم کیا ہے۔ حیران ہُوا کرتے تھے کہ یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے؟ آریہ سماج کے بانی نے تو مورتی پوجا کی بڑے زور و شور سے تردید کی تھی۔ مگر آریہ مہاشوں کو ایک مورتی کے چُرائے جانے کا اس قدر قلق ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو بُرا بھلا کہنے میں اُن کا زور خرچ ہو جاتا ہے۔ آخر اس مشکل سے ہمیں آریہ گزٹ میں ایک شائع شدہ ایک مضمون "مورتی پوجن کے کھنڈن کی اصلی وجہ" نے نکال دیا جو کہ ۱۶ اکتوبر کے شیوع میں درج ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ صاحبان کا خانگی ایمان اور ہے اور مخالفین کے سامنے اور۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں کہ۔

مہرشی دیانند سرسوتی نے مورتی پوجن کا کھنڈن اس واسطے کیا کہ نہ صرف یہ جڑ۔ چیز۔ گیان شون۔ بے حس و حرکت و ناشی چیز ہے۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ یہ وید و وودھ۔ بدھی کے خلاف۔ سائنس کے متضاد۔ مادہ کی ساخت اور ہندوؤں کی تباہی کا باعث ہے۔ اس مورتی پوجن نے نہ صرف ہندوؤں کے دھرم کا ناش کر دیا۔ بلکہ اُن کو پرماتما۔ جگت کرتا۔ گیان سروپ۔ چیتن۔ ابھے۔ امر۔ اوناشی۔ اجنما۔ اناد۔ اننت۔ سروگیہ۔ سرو ویاپک انتریامی۔ سرو شکتیمان۔ سرو آدھار سے بے مکھ کر کے خود غرضی لالچی آلسی کمزور و بزدل بنا دیا۔ اس مورتی پوجا نے ہندوؤں کو تمام دنیا کی نظروں میں حقیر بنا دیا۔۔۔ ہاں یادگاریں بزرگوں کی قائم کرنے میں دوش تو نہیں۔ مگر ان کو اور دوسری مورتیوں کو پرماتما ہی سمجھ لینا اور اُن کی پوجا کرنا خاص کر مت بھید بالا تیھر ول کی فرضی دیوی۔ دیوتاؤں کی پرستش تو جہالت مطلق ہے۔ اس لئے تم ننگ محمود غزنوی۔ نادر شاہ۔ احمد شاہ۔ علاؤالدین بختیار۔ اورنگ زیب وغیرہ نے

اس جہالت کو ایک طرح سے دور کرنے کی کوشش کی کاش کہ یہ بادشاہ **صرف مورتیاں ہی** اُٹھا لے جاتے اور کچھ جرمانہ کر دینے پر اکتفا کرتے **وہ قابل تعریف ہوتے** ۔ ۔ ۔ ۔ آپ دیکھ لیں کہ جن کا وشواش ایک پرماتما پر ہے وہی سکھی ہیں۔ ایشوریہ والے اتفاق والے ہیں۔ اکالی۔ آریہ۔ سکھ۔ مسلمان عیسائی درجہ بدرجہ ۔ ۔ ۔ شخصی پوجا پرکرتی (مادہ) کی پوجا ہے اور پرکرتی میں سوائے دُکھ کے اور کچھ رکھا ہی نہیں۔ ہندو چونکہ سب سے زیادہ پرکرتی کے پوجاری ہیں۔ اس لئے اُن پر دُکھ ہی دکھ نازل ہوتا ہے۔ ۔ ۔ حضرت محمد صاحب نے بڑا کام کیا کہ بُت پرستی کو دُور کیا۔ اور اسی واسطے وہ پیغمبر کہلائے ۔ ۔ ۔ بعض ہندو کہتے ہیں کہ ہم تمام استھانوں۔ تیرتھوں۔ دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں میں پرماتما کو پوجتے ہیں۔ یہ ایک ڈھکوسلہ ہے۔ بہانہ ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو مورتیوں کے چرایا جانے یا توڑا جانے پر کیوں رنج کرتے ہیں۔ وغیرہ"

ہم لفظ بلفظ آریہ گزٹ کے الفاظ مندرجہ بالا کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو چاہئے۔ کہ تمام مورتیوں کو مندروں سے نکال ڈالیں ۔ ۔ ۔ اور آگے کو یہ کہا کریں کہ جس کام کو کوئی نہ کر سکا اُسے سُلطان محمود غزنوی نے کیا۔ جو کہ نہایت قابل تعریف کام ہے۔ اور جن مورتیوں کی وجہ سے ہندوؤں پر تمام جہان کے دُکھ نازل ہو رہے تھے۔ اِن سے اُنہیں فی الفور نجات دلادی۔ ایسے خیرخواہ کے خلاف بولنا حد درجہ کی احسان فراموشی اور کفران نعمت ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ جو موجودہ مورتیاں ہیں۔ اُن کے ہاتھوں ہندو دھرم کو نجات دلانے کے لئے کونسا غازی مرد آئیگا۔ کیا آریہ گزٹ کے لاکھوں ناظرین میں سے کوئی آریہ مہاشے یہ نیک کام کرکے نام پیدا کریگا یا غیر ممالک سے منجی کے آنے کا انتظار کیا جائیگا۔ خان

دنیا۔ ایمان اور اعمال

گذشتہ سے پیوستہ

وہ جلال کیا ہے جو ہماری ذات میں ظاہر ہوگا؟

وہ نور خداوندی جسکو بائبل کی پُرمعنی زبان میں مسیح کہتے ہیں۔ اسی جلوے نورانی کا ظاہر کرنیوالا ہے جو اعمال پر موقوف ہے۔ اسی کا اشارہ اکثر مقامات پر انجیل میں آیا ہے اور رومیوں میں اسی کے لئے پولس رسول کہتا ہے کہ جب اُس کو جیسا وہ ہے دیکھینگے تو ہم اُس کی مانند ہو جائینگے۔ افسیوں کے خط میں (۱۳/۴) خود مسیح کے پورے قد کے اندازے تک پہنچنے کا تذکرہ ہے جیمس کے خط میں ۴/۱ کسی بات کی کمی نہ رہنے اور کامل ہو جانے کا ذکر ہے۔ یہاں دنیاوی کمی سے مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا کو تو چھوڑنا ہی ہے بلکہ روحانی یا نورانی کمال کی طرف اشارہ ہے جس میں کسی قسم کی کمی نورانی صفات کے لحاظ سے نہ رہیگی پاک کلام میں بار بار اس نورانی کمال کا ذکر آیا ہے احبار ۱۹/۲ میں فرمایا ہے۔

بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو کہے کہ تم ہولی (مقدس) ہو۔ کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہولی (مقدس) ہوں۔

۱ پطرس ۱/۱۶ اس کی تائید کرتا ہے۔ لفظ ہولی کا اصلی مفہوم (پورن۔ کامل) کا ہے۔ جیسا کہ اچھی لغات سے ہر شخص جان سکتا ہے۔ اسی کمال کو مدنظر رکھ کر جیمس کے خط (۴/۱) میں وہ جملے لکھے گئے ہیں جو پہلے درج کئے جا چکے ہیں۔ یعنی کہ تم کامل اور پورن ہو جاؤ اور تم میں کسی طرح کی کمی نہ رہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ تم میں تمام نورانی صفات ظاہر و نمایاں ہو جائیں۔ جو اس وقت گناہ کی قید کی وجہ سے دبی ہوئی پڑی ہیں۔ ہم اس بڑی تعلیم کے سمجھنے کے قابل ہونگے جو متی کی انجیل کے پانچویں باب کی اڑتالیسویں آیت میں درج ہے۔

"پس تم کامل ہو ایسے ہی جیسے کہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے۔"

جسمانی کمال کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ تو فانی ہے . . . . متی کی انجیل میں یعنی اسی روحانی کمال کا ذکر ہے جو خداوندی درجہ کا ہے۔ جب اس نورانی کمال کے اصول کی طرف انسان راغب ہوتا ہے تو اُس کی خواہشات و جذبات ہلکے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور جس قدر خواہشات اور جذبات ہلکے اور کمزور ہوتے ہیں۔ اُسی قدر زیادہ رُوحانی جذبات پیدا ہو کر مُردہ روح میں زندگی پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ۔ اس وقت اس کے احساس بدلجاتے ہیں۔ باہر کی طرف سے توجہ کا ہٹنا اور خود رُوح کا اندر سے متحرک ہونا ہی موت پر غالب آنے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ اِس وقت اِنسان کو اپنی نورانی ہستی کا احساس ہونے لگتا ہے اور اُس کا جلوہ اُس کی نگاہ میں سما جاتا ہے۔ اسی کا نام جلوۂ مسیحائی ہے۔ افسیوں ۵: ۱۴ میں اسی لئے آیا ہے کہ۔

"اے سونے والے جاگ اور مُردوں سے جی اُٹھ تو مسیح تم کو نور عطا کریگا۔"

"آخری دشمن جو مارا جائیگا وہ موت ہے (دیکھو ۱کرنتھیوں ۱۵-۲۶) اس باب کی آخری آیات (۵۰-۵۱-۵۳-۵۴) میں پولس لکھتا ہے۔

"گوشت اور خون خدا کی بادشاہت کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ فنا بقا کی وارث ہو سکتی ہے دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں (دیکھو ص ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ یکم مئی ۱۹۲۵ء

مسیحی مجالس

ماہ اپریل کی ۲۴ تاریخ سے ۲۶ تاریخ تک کئی مشنری نشاتوں کے متعلق جلسے ہوا کئے جن میں سے خصوصیت کے ساتھ پنجاب نیشنل مشنری سوسائٹی کی دوسری کانفرنس کے اجلاس ذکر کے قابل ہیں۔

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ پنجاب کی این۔ایم۔ایس شاخ کے دوستوں نے بیاس میں پہلا جلسہ کرکے پادری ایس۔این طالب الدین صاحب بی۔اے کو پریسبٹیرین مشن سے ایک سال کے لئے طلب فرمایا کہ این۔ایم۔ایس کے آرگنائزنگ مشنری ہوں۔ اس وقت سے دوسری کانفرنس کے تک تمام پنجابی مسیحیوں این۔ایم۔ایس کے دوستوں اور خیر اندیشوں اور کارکنوں میں ایک خاص قسم کی زندگی رونما ہوتی چلی آئی۔ سوسائٹی کے دوستوں کی دعائیں اور قربانیاں امید افزا صورت اختیار کرنے لگیں۔ حتیٰ کہ پنجاب نیشنل مشنری سوسائٹی کی دوسری کانفرنس کے اجلاس نے جو ۲۴ سے ۲۶ اپریل تک نولکھا چرچ کمپونڈ میں ہوتے رہے یہ بات ثابت کر دی کہ این۔ایم۔ایس پنجاب ایک زندہ اور بفضل خدا قومی نظام ہے جس میں خداوند یسوع مسیح کی زندگی پائی جاتی ہے۔ ہم ناظرین کرام کی آگاہی اور ہمدردی کے لئے اس دوسری کانفرنس کے پروگرام اور اس کی کارروائی کے اختصار کو پیش کئے دیتے ہیں۔ وھو ہذا۔

پنجاب نیشنل مشنری سوسائٹی کی دوسری سالانہ کانفرنس

لاہور-۲۴-۲۵-۲۶-اپریل ۱۹۲۵ء

"صیہون کی خاطر میں چپ نہ رہونگا اور یروشلم کی خاطر میں دم نہ لونگا۔ جب تک کہ اُسکی راستبازی نور کی طرح نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہ ہو۔" یشعیاہ ۶۲: ۱۔

نیشنل مشنری سوسائٹی کی پنجاب برانچ کی دوسری سالانہ کانفرنس امسال ۲۴ اپریل لغایت ۲۶ اپریل نولکھا مشن احاطہ لاہور میں منعقد ہوگی۔ تمام مسیحیان پنجاب کو بلا امتیاز ڈینامی نیشن دعوت دی جاتی ہے کہ اس موقع پر ضرور تشریف لائیں اور اس بحث اور غور و فکر میں جو نیشنل مشنری سوسائٹی کے کام اور اُس کی ترقی کے متعلق کی جائیگی حصہ لیں جو صاحبان سوسائٹی کے موجودہ انتظام و انصرام اور کام سے مطمئن نہیں۔ اُن کے لئے اپنے تجربے اور صلاح و مشورہ سے فائدہ پہنچانے کا یہ نادر موقع ہے۔ اپنی تشریف آوری کی اطلاع پادری ٹھاکرداس نولکھا مشن احاطہ لاہور کو دیں۔

پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

مضمون عام۔ "تیری بادشاہی آوے"

جمعہ ۲۴ اپریل صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک۔ "کلیسیا کی بشارتی ذمہ داری" پادری رحمت مسیح واعظ۔ کلارک آباد۔

۹ بجے سے ½۱۱ بجے تک۔ کانفرنس مضمون "نیشنل مشنری سوسائٹی کی خدمت"

شام ½۲ بجے سے ½۵ بجے تک۔ (الف) منٹگمری کے علاقہ میں۔ پادری پریم چند منٹگمری۔

(ب) بلامعاوضہ بشارتی خدمت۔

(ج) خدمت کے دیگر ہندی ذرائع سے تعلق مسٹر کے۔ایل۔ رلیا رام۔ لاہور۔

۷ بجے سے ۸ بجے تک۔ دعائیہ اجلاس "شخصی بشارتی ذمہ واری" سادھو سندر سنگھ

سنیچر ۲۵ اپریل صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک دعائیہ اجلاس "نیشنل مشنری سوسائٹی۔ اُس کا ماضی اور مستقبل" پادری ایس۔این طالب الدین

۹ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ کانفرنس مضمون "نیشنل مشنری سوسائٹی کے قواعد اور قوانین" مسٹر بی۔ایل رلیا رام۔

شام ½۳ بجے سے ½۵ بجے تک۔ کانفرنس۔ مضمون "نیشنل مشنری سوسائٹی کی مالی حالت" مسٹر ای میا داس۔

۷ بجے سے ۸ بجے تک۔ مضمون "فاتح زندگی" سادھو سندر سنگھ

اتوار ۲۶ اپریل ۹ بجے صبح سے ½۱۰ بجے تک۔ متحدہ عبادت۔ واعظ پادری ٹھاکرداس۔

شام ۶ بجے سے ۸ بجے تک۔ انگریزی عبادت۔ واعظ۔ ڈاکٹر گرسوولڈ۔

ہست ایں میکدہ و دعوت عام است اینجا
قسمت بادہ باندازۂ جام است اینجا

المشتہر:۔ ایس۔ این طالب الدین۔ آرگنائزنگ مشنری این۔ایم۔ایس پنجاب۔ لاہور۔

مہاتما سندر سنگھ اور کانفرنس کے اجلاس

پنجاب نیشنل مشنری سوسائٹی کی کانفرنس مذکور کی خوش قسمتی تھی کہ اس کے لاہوری اجلاس میں مہاتما سندر سنگھ بھی حاضر تھے۔ آپ وہ ہستی ہیں

کر جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کے بشارتی حکم کی تمام دنیا میں انجیل سُنا کر تعمیل کی۔ آپ زمانہ حال کی دنیا کے بیچے مسیحی رسول ہیں۔ جنہوں نے بغیر تنخواہ اور بغیر زر۔ تمام دُنیا کے ممالک میں انجیل سُنا کر اپنے خداوند کی خوشنودی کو حاصل کیا۔ اور ہر ایک ملک اور قوم میں مسیحی رسول مہاتما سندر سنگھ کے گرویدہ لاکھوں انسان موجود ہیں۔ آپ کا این۔ ایم۔ ایس کے دوستوں کے اجلاس میں موجود ہونا ہی کارکنان این۔ ایم۔ ایس کی بیداری کے لئے کافی تھا۔ پر آپ نے تو کانفرنس مذکور میں درس بھی سُنائے۔ جن سے کانفرنس مذکور خاص طور سے موثر ہوئی۔ اس اثر کا عملی نتیجہ بھی مسیحیوں کے روبرو آنے والا ہے ناظرین کرام مہاتما سندر سنگھ کی پیروی کے لئے تیار رہیں۔

کانفرنس مذکور کے کام کا خلاصہ

کانفرنس مذکورہ میں این۔ ایم۔ ایس کے کام کے متعلق جو تجاویز ہوئیں اُن کا مفصل ذکر پھر کسی وقت نذر ناظرین کرینگے۔ فی الحال اس قدر عرض کرنا ضروری ہے کہ کانفرنس مذکور میں منٹگمری کے علاقہ میں مسیحی خدمت کرنیکی خاص اور مفید تجاویز منظور ہوئی ہیں۔ اُکاڑہ میں ایک اور مسیحی خدمت کا مرکز بنانا منظور ہوا ہے۔ وہاں مشن کی زمین پر ایک مکان بنانا منظور ہوا۔ جو مشنری کی رہائش کے لئے ہوگا بیت اللحم کے کام کی تقویت کا انتظام ہوا ہے۔ این۔ ایم۔ ایس کے قواعد و قوانین میں ایسی تبدیلی کی گئی ہے جس سے مسیحی احباب سوسائٹی کے کام میں زیادہ دلچسپی لے سکیں۔ کلیسیائی اتحاد کی بنیاد این۔ ایم۔ ایس میں رکھی جا چکی ہے۔ سوسائٹی کی مالی حالت کو بہتر بنانے کی بہتر تجویزیں ہوئی ہیں۔ این۔ ایم۔ ایس کو مبلغ ۲۲۹۰ روپیہ گیت دان ملا ہے۔ مسٹر بی۔ ایل رلیا رام اور پادری ٹھاکر داس صاحبان کی خدمات قابلِ تعریف تھیں این۔ ایم۔ ایس پنجاب کے متعلق پریسبٹیرین کلیسیا کے شرکاء کی خدمات قابلِ تحسین و آفرین رہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ این۔ ایم۔ ایس بڑھے۔ ترقی کرے۔ وہ ہند کی جملہ مسیحی جماعتوں کے لئے باہمی اتحاد و اتفاق کا بندھن بن جائے۔

خداوند مسیح کا نسب نامہ

ہم پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کے مشکور ہیں جنہوں نے ناظرین نورافشاں کے فائدہ کے لئے خداوند مسیح کے نسب نامہ کی تشریح و تفصیل کی۔ ہر ایک ناظر کو یہ مضمون غور اور فکر سے پڑھنا چاہئے۔ دو اشاعتوں میں یہ مضمون ختم ہوگا۔ اس کا نصف حصہ آج کی اشاعت میں دیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر

انجیل جلیل میں صرف ایک ہی نسب نامہ درج ہے اور وہ منجیِ عالم کا ہے۔ بنی ہارون کی کہانت ختم ہو چکی تھی۔ ارضِ مقدس غیروں کے قبضے میں تھی۔ اور عہدِ جدید کے ماتحت نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام رہا نہ آزاد۔ بلکہ مسیح یسوع میں ایک تھے پس مناسب بھی یہی تھا کہ عہدِ جدید کی کُتب میں صرف اسی کامل شخص کے نسب نامہ کا ذکر ہوتا۔ جس نے عالم و جاہل۔ دولت مند و غریب۔ آقا اور غلام۔ مختونوں اور نامختونوں کی امتیاز کو مٹا دیا۔

صحفِ انبیا میں مسیح کی نسبت ذکر تھا کہ وہ ابرہام کی اولاد میں سے ہوگا اور ابنِ داؤد کہلائیگا۔ پس حضرت ابراہیم اور داؤد کی نسل میں سے ہونا مسیح کو لازم تھا۔ اِس واسطے دو انجیل نویسوں نے خداوند یسوع کو مسیح ثابت کرنے کے لئے اس کا نسب نامہ دیا ہے۔ چونکہ اہلِ یہود کے دلوں پر یہ بات نقش تھی کہ مسیح ابن داؤد ہوگا۔ (متی ۲۲: ۴۲) لہٰذا انجیل نویس اہلِ یہود پر حجت تمام کرنے کے لئے خداوند یسوع کا اپنے نسب ناموں میں ابن داؤد ثابت کرتے ہیں۔ اِس ثبوت کے لئے ضروری امر یہ تھا کہ نسب نامے مستند ہوں۔ ایسے مستند نسب نامے یروشلم میں محفوظ تھے (۲ تواریخ ۱۲: ۱۵ اتواریخ ۹: ۱-۲ تواریخ ۳۱: ۱۶-۱۹- اتواریخ ۴: ۱و۲ امثال ۲۵ باب۔ اتواریخ ۵: ۱۷-۹ باب نحمیاہ ۷و ۱۲ باب وغیرہ) یوسف کے نسب نامے۔ قیصر اوگسطس کے زمانے کی مردم شماری کے وقت بیت اللحم میں موجود تھے۔ جس کے مطابق اس کو نقل مکانی کرکے اپنے آباؤ اجداد کے گاؤں جانا پڑا۔ ان مستند اور محفوظ رجسٹروں پر سے دونوں انجیل نویسوں نے اپنے نسب نامے نقل کئے تھے۔

اس سے پہلے کہ ہم نسب ناموں پر غور کریں یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انجیل جلیل کو سرسری نگاہ سے پڑھنے پر بھی یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ خداوند یسوع کا داؤد کی نسل میں سے ہونے کا سب کو اعتراف تھا۔۔۔۔ خود خداوند اُن کے ہمعصر اور اُن کے شاگرد اس امر کو مانتے تھے (متی ۲۰: ۳۰- ۲۱: ۹ روم ۱: ۳ ۲ تمطا ۲: ۸ عبر ۷: ۱۴ مکاشفہ ۳: ۷- ۵: ۵- ۲۲: ۱۶ وغیرہ) اس حقیقت کا خداوند کے جانی دشمنوں کو بھی اعتراف تھا (متی ۲۲: ۴۶) لیکن باوجود اس خیال کے کہ مسیح ابن داؤد ہوگا۔ اور باوجود اس اعتراف کے کہ خداوند یسوع ابن داؤد تھے۔ خود خداوند یسوع نے اپنے مسیحائی دعا کی بنیاد ان خیالات پر قائم نہ کی۔ (متی

۲۲: ۴۱-۴۶ ۔ مرقس ۱۲: ۳۵-۳۷ وغیرہ) اس حقیقت پر ہم آگے چلکر مفصل بحث کرینگے۔

۲۔ دونوں نسب ناموں کا تقابل۔

جب ہم نسب ناموں پر نظر کرتے ہیں تو ہم کو چند تناقض باتیں دکھائی دیتی ہیں۔ مقدس متی حضرت ابراہیم سے شروع کر کے حضرت داؤد تک ۱۴ پشتوں میں آتا ہے اور یہاں تک مقدس لوقا اُس کے ساتھ متفق ہے اب دونوں میں تفاوت شروع ہوتی ہے۔ مقدس متی داؤد سے سلیمان کے وسیلے یکنیاہ تک (یعنی بابل کی گرفتاری تک جو عرصہ ۴۰۳ برس کا ہوتا ہے) چودہ پشتیں بتاتا ہے۔ لیکن مقدس لوقا اسی عرصہ کے لئے داؤد سے ناتان کے وسیلے نیری تک بیس پشتیں گنتا ہے اور ان دونوں پشتوں میں سے ایک نام بھی ایسا نہیں جو دونوں نسب ناموں میں پایا جائے۔

پھر شلتی ایل سے یسوع مسیح تک ۵۹۰ برس کے عرصہ کے لئے مقدس متی صرف ۱۴ یا ۱۳ پشتیں گنتا ہے۔ لیکن مقدس لوقا ۲۲ پشتیں بتاتا ہے۔ دونوں نسب ناموں کے اِس حصّہ میں ظاہرا طور پر صرف زربابل۔ شلتی ایل۔ یوسف اور یسوع کے نام ہی پائے جاتے ہیں۔

مقدس متی کا نسب نامہ باپ سے بیٹے کی طرف نیچے آتا ہے اور ابراہیم سے شروع ہو کر خداوند یسوع تک پہنچتا ہے۔ اور یوں وہ خداوند یسوع کو مسیح ثابت کرنے کے لئے ابن داؤد اور ابن ابراہیم ثابت کرتا ہے۔ مقدس لوقا کا نسب نامہ بیٹے سے باپ کی طرف اوپر کی طرف جاتا ہے اور وہ ابراہیم تک ہی نہیں بلکہ آدم ابن خدا تک پہنچتا ہے اور یوں ابن آدم کو نہ صرف ابراہیم کی اولاد کے ساتھ بلکہ کل بنی نوع انسان (جنکو خدا نے خلق کیا ہے) کے ساتھ متعلق کرتا ہے۔ اور آدم اول اور آدم ثانی کے باہمی رشتہ کو قائم کرتا ہے۔

مندرجہ بالا باتوں سے یہ ظاہر ہے کہ مقدس متی اور مقدس لوقا کے نسب ناموں میں خداوند یسوع مسیح کے آباؤ اجداد کے نام اور شمار میں تفاوت ہے۔ اس تفاوت کی کیا وجہ ہے؟

اس امر میں شک کی گنجایش ہی نہیں کہ دونوں انجیل نویس حضرت یوسف کا شجرہ نسب تحریر کرتے ہیں یہ نہ صرف شجرہ نسب سے ہی ظاہر ہے (متی ۱: ۱۶ لوقا ۳: ۲۳) بلکہ انہی اناجیل کے دیگر مقامات سے ظاہر ہے کہ دونوں مصنف یوسف کو ابن داؤد مانتے تھے (متی ۱: ۲۰ لوقا ۱: ۲۷-۲: ۴ وغیرہ) پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دونوں مصنف یوسف کا شجرہ نسب دیتے ہیں تو دونوں میں شمار اور ناموں کے لحاظ سے تفاوت کیوں ہے۔

اگر ہم ان نسب ناموں کو دیگر یہودی نسب ناموں کی طرح تصور کریں اور ان کو بھی اسی طرح سمجھنے کی کوشش کریں جس طرح دوسرے یہودی نسب ناموں کو سمجھتے ہیں تو اس مسئلہ کے حل کی کلید ہمارے ہاتھ آجاتی ہے۔ بالخصوص جب ہم اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ انجیل اول کے نسب نامہ کا مصنف ایک یہودی مسیحی ہے۔ جو دیگر یہودیوں کے لئے اور یہودی مسیحیوں کے لئے اس نسب نامہ کو لکھتا ہے۔ تو ہم کو اس کا یقین ہو جاتا ہے کہ یہی کلید ہے جو اس مسئلہ کو حل کرتی ہے یہ کلید ہم کو یہودی شریعت میں ملتی ہے۔ جو کتاب گنتی ۲۷: ۸-۱۱ میں مندرج ہے۔ خداوند نے موسےٰ کو خطاب کر کے فرمایا۔ . . . بنی اسرائیل کو کہہ کہ اگر کوئی مرد مر جائے اور اُس کا بیٹا نہ ہو تو اُس کی میراث اُس کی بیٹی کے لئے جاری رہے اور اگر اس کی بیٹی بھی نہ ہو تو اس کے بھائیوں کو اُسکی میراث دیجیو۔ اگر اُس کے بھائی بھی نہ ہوں تو تم اس کی میراث اُس کے باپ کے بھائیوں کو دو۔ اگر اُس کے باپ کے بھائی بھی نہ ہوں تو تم اس کی میراث اُس کے گھرانے میں سے اُسکو جسکی قرابت اس سے زیادہ نزدیک ہو۔ دو۔ وہ اس کا وارث ہوگا"۔ یہ حکم بنی اسرائیل کے لئے تھا اور اہل یہود کے نسب نامے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس حکم کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔

انجیل اول کا مصنف حضرت یوسف کا اصلی اور حقیقی نسب نامہ نہیں دیتا بلکہ اس کا نسب نامہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یوسف داؤد کے تخت کا قانونی وارث ہے۔ اور لہٰذا یسوع داؤد کے تخت کا وارث قانونی طور پر ہے۔ اس کا نسب نامہ داؤد کی بادشاہت کا نسب نامہ ہے۔ پس اس نسب نامہ میں ان اشخاص کے نام ہیں جو داؤد کے بعد یکے بعد دیگرے تخت پر بیٹھے اور اس کے جانشین اور وارث ہوئے۔ ان شاہان کے نام جو داؤد کے تخت پر متمکن تھے یکنیاہ پر ختم ہو جاتے ہیں جو بے اولاد تھا (یرمیاہ ۲۲: ۳۰ و ۱۴) پس شلتی ایل اس کا صلبی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صرف قانونی وارث۔ گنتی ۲۷: ۸-۱۱ کے مطابق ہو سکتا ہے۔ یہ نتیجہ ۱ تواریخ ۳: ۱۷ کے عین مطابق ہے۔ اور مقدس لوقا بھی ہمیں بتاتا ہے کہ شلتی ایل نیری کا بیٹا تھا۔ پس چونکہ یہ نظریہ تمام سوالات کا کافی اور شافی طور پر جواب دیتا ہے اور ہر عقدہ کو کھول دیتا ہے۔ لہٰذا قوانین منطق کے رو سے یہ نظریہ ثبوت کا پایہ اختیار کر لیتا ہے۔

پس مقدس متی اپنی انجیل میں داؤد بادشاہ کے تخت کے جانشینوں کا سلسلہ بوجہ اولاد کے منقطع ہونے کے ختم کو دیتا ہے۔ وہ یہودی

شریعت کے مطابق سیالتی ایل اور اُس کے وارثوں کو بے اولاد یکونیاہ کے وارث گردان کر اپنا نسب نامہ مکمل کرتا ہے اور یوں ثابت کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح درحقیقت داؤد کے تخت کا وارث تھا۔ اہلِ یہود بھی یہی سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ خداوند یسوع مسیح کے علانیہ یروشلم داخل ہونے کے وقت بھیڑ پکارتی تھی "مبارک ہے وہ بادشاہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے" "مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہت جو آرہی ہے" (لوقا ۱۹: ۳۸ - مرقس ۱۱: ۱۰)

ذیل کے شجرہ نسب سے دونوں انجیل نویسوں کے نسب ناموں کا تعلق ظاہر ہوجاتا ہے۔ مقدس لوقا اصلی حقیقی اور صلبی نسب نامہ دیتا ہے اور یوں خداوند یسوع کو نہ صرف ابن داؤد کے اور ابن ابراہیم بلکہ ابن آدم اور منجی عالم ثابت کرتا ہے جو نہ صرف بنی اسرائیل کو بلکہ خدا کی کل مخلوق کو نجات دینے کے لئے اس جہان میں پیدا ہوا۔ مقدس متی تخت کی جانشینی اور قانونی وراثت کا نسب نامہ دیتا ہے اور یوں یہودی مسیحیوں اور دیگر اہلِ یہود پر ثابت کرتا ہے کہ وہ جس کی انتظار میں انبیاء چشم براہ تھے۔ خداوند یسوع ہی تھا جو داؤد کی بادشاہی کا جائز اور حقیقی وارث ہونے کی حیثیت سے مسیح تھا۔

کپتان کُک ۱۸ ویں صدی کا مشہور سیاح گذرا ہے۔ گذشتہ ماہ میں اُس کی کتابیں اور روزنامچے فروخت کئے گئے۔ اُن کی خرید کے لئے لوگ آسٹریلیا سے بھی آئے تھے۔ چنانچہ کپتان موصوف کے روزنامچہ کی قیمت ۵۰۰۰ پونڈ ادا کی گئی +

شجرہ نسب

انجیل اوّل کے مطابق

- داؤد
- سلیمان
- رحبعام
- ابیاہ
- آسا
- یہوسفط
- یورام
- عزیاہ
- یوتام
- آخز
- حزقیاہ
- منسی
- آمون
- یوسیاہ
- یکونیاہ (یہویقیم)
- یکونیاہ (یہویقین) جو بے اولاد تھا یرمیاہ ۲۲: ۳۰

ان بادشاہوں کا ذکر ۱ تواریخ ۳ باب آیات ۱۰: ۱۶ میں ہے۔

انجیل سوم کے مطابق

- داؤد
- ناتان
- متتاہ
- مناہ
- ملے آہ
- الیاقیم
- یونان
- یوسف
- یہوداہ
- شمعون
- لیوی
- متات
- یوریم
- العازر
- یشوع
- عیر
- المودام
- قوسام
- ادی
- ملکی
- نیری

(یہویقین کا وارث) سیالتی ایل
زربابل (جو ریسا یعنی شاہزادہ کہلاتا ہے)
(یہ نام متی میں نہیں) یوحنا (۱ تواریخ ۳: ۱۹ میں نام حنانیاہ ہے)
(متی میں ابیہود) یہوداہ (۱ تواریخ ۳: ۲۲ میں ہودویاہ ہے)

- الیاقیم
- عازور
- صدوق
- اخیم
- الیہود
- العازر
- (اُس کا وارث) متان یا متات
- یعقوب ، عیلی
- (اس کا وارث) یوسف
- یسوع مسیح

- یوحنا
- شمعی
- متتیاہ
- ماعت
- نوجہ
- اسلیاہ
- ناحوم
- آموص
- متتیاہ
- یوسف
- ینا
- ملکی
- لیوی

برکت اللہ

مالِ حرام

(۱)

حنیف نام میرے ایک دوست نے مجھے ایک عجیب وغریب واقعہ سنایا۔ وہ یوں تھا کہ ہم ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء کو میں کشمیری بازار لاہور میں جا رہا تھا۔ کہ سر بازار ایک فقیر نے مجھ سے خیرات طلب کی اُس کی محتاجی اور شکستہ حالی کو دیکھ کر مجھے رحم آیا کیونکہ شکل وشباہت سے وہ شریف زادہ معلوم ہوتا تھا۔ گفتگو شستہ تھی۔ لیکن اپنے بے سروسامانی کے باعث دربدر خاک بسر تھا جسم زار مجموعۂ پوست واستخوان تھا۔ بدن پر گوشت کا نام ونشان تک باقی نہ تھا۔ ایک آنکھ ندارد تھی۔ میں نے پوچھا تو کون ہے۔ اور گردشِ فلک نے تجھے اس حال تک کس طرح پہنچایا۔ یہ سنکر وہ رو پڑا اور اپنا حال اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

(۲)

ایک وقت تھا کہ میں مرد خوشحال تھا۔ انٹرنس پاس کرکے میں لاہور کے ایک سوداگر کے ہاں ۵۰ روپے ماہوار پر بطور کلرک ملازم ہوگیا گذر اوقات اچھی طرح ہوتی تھی۔ کسی قسم کا رنج وفکر نہ تھا۔ وقت بھی اچھے تھے۔ گرانی اشیاء اس قدر نہ تھی غرضیکہ میں اور میری بیوی نہایت خوش اسلوبی سے بسر اوقات کرتے تھے۔

(۳)

اتفاق سے کسی طرح زر کثیر میرے ہاتھ آیا۔ میں مال ودولت کو لازوال سمجھ کر میں نے ملازمت سے استعفیٰ دیا اور اپنی زندگی عیش وعشرت میں بسر کرنے لگا۔ آپ جانتے ہیں کہ اہلِ دول کے پاس خوشامدی سُنتے چاروں طرف سے جمع

ہو جاتے ہیں۔ یار دوستوں نے مجھے گھیر لیا۔ ہر روز جشن جمشیدی کے نظارے ہونے لگے۔ تمام دن گنجفہ۔ تاش بازی اور قمار بازی میں گذرتا۔ رات شراب خواری اور بدمعاشی میں بسر ہوتی۔ وہ ڈھائی سال تک برابر یہ جشن جاری رہا۔ آخر میری بیوی اس غم میں راہیِ ملکِ عدم ہو گئی۔

(۴)

مال آخر گنج قارون نہ تھا جو ختم نہ ہوتا۔ میرا خزانہ آہستہ آہستہ خالی ہونے لگا۔ یار دوست ایک ایک کرکے کنارہ کش ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دولت کے ختم ہوتے ہی جملہ یارانِ بادہ دست بدست دگرے دست بدستِ دگرے گدھے کے سینگ کی طرح جاتے رہے اور مجھے مفلسی کے عالم میں بلکتا ہوا چھوڑ گئے۔ مزید برآں کثرتِ شراب نے میرے جسم کے تمام پٹھوں کو کمزور کر دیا۔ میں کام کاج اور محنت کے لائق نہ رہا۔ ناچار میں اپنے دوستوں کے پاس یکے بعد دیگرے برائے استمداد گیا۔ مگر کسی نے میری گریہ و زاری پر رحم نہیں کیا۔ آخری شخص نے جب انکار کیا تو مجھے طیش آیا اور اس کو برا بھلا کہا اس تو تو میں میں میں میری اس کے ساتھ لڑائی ہو گئی۔ اسی مجادلہ میں میری داہنی آنکھ جاتی رہی۔ انجام آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

(۵)

حنیف نے یہ ذکر سنکر افسوس کیا اور کہا یہ سب کچھ تیرے اعمال کا نتیجہ ہے۔ تو نے جیسا کیا ویسا پایا۔ روزیِ حلال میں لامحالہ برکت ہے۔ الا مالِ حرام میں لعنتِ دارین مضمر ہے۔ ایسے مال کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ اگر وہ مال تیرا کمایا ہوا ہوتا تو اس قدر بے رحمی سے ضائع نہ کرتا اب میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تیرے پاس وہ مال کیسے آیا۔ فقیر یہ سوال سنکر سر سے لیکر پاؤں تک کانپ اٹھا اور بولا کہ اگر آپ اس راز کو مخفی رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں تو مجھے بتانے میں کچھ عذر نہیں۔ حنیف نے وعدہ کیا۔ فقیر نے اس واقعہ کی تفصیل یوں بیان کرنی شروع کی۔

(۶)

ایک روز میں انار کلی کے بازار سے گذر رہا تھا۔ میں نے ایک جوہری کی دوکان کے پاس ہجوم دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کے پاس ایک قیمتی پتھر ہے۔ جوہری اس پتھر کی قیمت ۵۰ ہزار روپے لگاتا ہے۔ لیکن وہ شخص اس قیمت پر فروخت کرنے پر رضامند نہیں۔ میرے دل میں لالچ نے گھر کیا اور میں نے اُس شخص سے کہا کہ کلکتہ میں فلاں مالدار جوہری ہے لیکن وہ عنقریب ولایت جانے والا ہے اگر یہ گوہر اس کے پاس فروخت کیا جاوے تو لاریب زرِ کثیر وصول ہوگا۔ اُس شخص نے میرا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کل ہی کلکتہ میل سے جاؤنگا۔ دوسرے دن میں بھیس بدلکر اُسی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ راستہ میں وہ شخص سو گیا میں نے اُس کا ٹرنک جس میں گوہر تھا اٹھایا اور اسٹیشن جگادھری کے پلیٹ فارم پر بیٹھ گیا۔ گاڑی روانہ ہو گئی اور میں دوسری گاڑی میں بیٹھ لاہور واپس آیا۔ میں نے اس گوہر کو بمبئی جاکر فروخت کیا پچاس ہزار روپے وصول ہوئے۔

(۷)

حنیف کو بشیر کی واردات معلوم تھی۔ اُس نے فقیر کو گردن سے پکڑا اور کہا کہ او بدمعاش تو ہی وہ خبیث ہے جس نے بشیر کو اس حال تک پہنچایا۔ اُس کے خاندان کو تباہ کرکے ڈالا اور اُسے دین و دنیا سے کھونے والا تو ہی ہے تیری حالت ہرگز قابلِ رحم نہیں ہے۔ بلکہ تو زیادہ عتاب کا مستحق ہے۔ تجھ کو ابھی پولیس کے حوالے کرتا ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ فقیر بھاگ نکلا اور نظر سے غائب ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی لاش چند میل کے فاصلہ پر دریائے راوی میں برآمد ہوئی۔

ناظرین! آپ نے بشیر کا حال پڑھکر اس بات کی عبرت حاصل کی ہے کہ زیادہ لالچ موجب رسوائی ہے۔ مال حرام کا بھی ملاحظہ فرمائیں اور نصیحت حاصل کریں کہ جو مال محنت شاقہ کے بغیر دغابازی سے ہاتھ لگتا ہے ہرگز وفا نہیں کرتا۔

مال حرام بود بجائے حرام رفت

اس کا مصداق ہے۔ کسی شخص کے مال پر بیجا تصرف کرنا گناہِ عظیم ہے۔ پس مناسب بلکہ انسب ہے کہ ہم اپنے پسینے کی جائز کمائی پر شاکر رہ کر خدا کی حمد و تعریف میں مصروف رہیں۔

نصیر از کرنال

کشت زعفران

ایک روز مولینا جامی نے مشاعرہ میں اپنی غزل پڑھکر سنائی جس کا مطلع یہ ہے ؎

بسکہ در قلب حزین وجان افگارم توئی
ہرکہ پیدا میشود از دور پندارم توئی

اس محفل میں ایک مسخرہ بازمدعی بیٹھا ہوا تھا مطلع سنتے ہی بولا

"اگر خرے پیدا شود؟"

مولینا جامی نے فوراً اس خرِ ناہنجار کی طرف اشارہ کرکے جواب دیا۔

"پندارم توئی"

نصیر از کرنال۔

گرمی شدت کی

اور چار رسالے ریویو کیواسطے

واعظ نہ ہُوا مستین ہوئی۔ عزیزانِ من۔ وہ زمانہ گذر گیا۔ جوانی ہنستے کھیلتے کام کرتے گذار دی۔ اب بڑھاپا ہے۔ سُنا کرتے تھے کہ پیری میں جوانی کے امنگ یاد کرینگے مجھے تو کچھ بڑھاپے کا مزا نہیں آیا جسم کی تمام طاقتیں جواب دیئے جاتی ہیں۔ وہ وقت بھی تھے سر شام لکھنے بیٹھنا صبح کر دینی۔ تمام اخبار کا مضمون ایک دم کاتب کے حوالے۔ اب تو ایک گھنٹہ لکھتا ہوں تو سر چکرا جاتا ہے۔ میرے احباب سمجھتے ہیں کہ واعظ ابھی جوان ہے۔ خوش رہو۔ آپ کی سلامتی سے جوان ہی ہوں۔ لیکن اب ذرا رحم بھی کریں۔ اس قدر فرمائشیں نہ کیا کریں۔ ریویو لکھنا مشکل یہ دماغ سوزی کا کام ہے

رسالہ نمبر اوّل **ہبوط نسل انسانی**۔ یہ عربی خواں عجیب الفاظ کہیں سے نکال لیتے ہیں۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ کیوں نہ لکھ دیا گراوٹ نسل انسانی۔ ہر کوئی سمجھ لیتا۔ اب ہر ایک کے پاس عزیز اللغات تو ہے ہی نہیں۔ جب میں اس کا ٹائٹل پیج دیکھتا ہوں تو مجھے ہبوط نسل انسانی نظر آتا ہے۔ ہمارے فاضل عربی سُلطان عربی ہیں۔ آپ نے یہ کفر بھی توڑا آخر قادیانیوں سے منوا لیا کہ انسان میں گناہ نسلی ہے مرحبا۔ خدا آپ کو سلامت رکھے آپ کا دم بھی ہمارے واسطے قیمتی ہے۔ کاشکہ ہمارے مسیحی منادوں کو پڑھنے کا شوق ہووے تو یہ مناظرہ کے واسطے عمدہ ہتھیار ہے۔ اسلامی کُتب ہاں قرآن ہی سے ثابت کر دیا کہ پیدائش ہی سے گناہ کا بیج پایوں ہو کہ گناہ کا بھوت نسل انسانی کو چمٹا ہوا ہے۔ قیمت ۸ صفحہ ۵۶

رسالہ نمبر ۲ **انسان کامل**۔ یہ اور بھی ادق ہے۔ لیکن ہے کامل۔ ہمارے افغان پادری صاحب نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ انسان کامل وہی ہے جس میں الوہیت کا کمال بھی ہو اور وہ صرف ذات پاک ربنا المسیح ابن اللہ ہے قیمت ۹ پائی صفحہ ۱۶۔

نمبر ۳ **کیفیت مباحثہ سیالکوٹ**۔ یہ دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ تو ایک ناول ہے۔ شروع کر کے ختم کئے بغیر خلاصی نہیں ہوتی عموماً مرزائیوں کی خصوصاً اُن کے مبلغ مفتی محمد صادق صاحب کی خوب کرکری ہوئی سیالکوٹ کے مباحثہ میں مرزائی ہمارے مبلغین پادری عبد الحق صاحب اور حاجی پادری سُلطان محمد خاں صاحب سے اس طرح بھاگے ہیں جس طرح بلی سے چوہے بھاگتے ہیں۔ گھر میں بیٹھ کر اب جس طرح چاہیں شیخی بگھاریں۔ مگر دنیا پر یہ بات روشن ہو چکی ہے کہ مرزائی مسیحیوں کے مقابل کھڑے نہیں ہو سکتے خاصکر مرزائی مسیحائی کی ڈینگ نہیں ہانک سکتے۔ اس میں حضرت مولوی خاں صاحب کی ہمت اور لیاقت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ نے الف سے یے تک سب کچھ ظاہر کر دیا۔ اور تمام خط و کتابت شائع کر دی خوب محنت کی ہے۔ ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کا کلارک آباد کو چھوڑ کر لاہور جانا قطب کی طرف سے ہوا کہ جو قابلیت آپ کی کلارک آباد میں کسی کے خیال میں بھی نہ تھی۔ خدا اُس کو اپنے جلال کے واسطے کام میں لایا۔ مرحبا جزاک اللہ قیمت ۱ر ۹ پائی۔ بڑی تقطیع خط خفی۔ اگر جلی خط میں ہوتا تو بھی ایک صد صفحہ سے کم نہ ہوتا۔ دریا کوزے میں بھر دیا ہے۔ یہ تینوں رسالے مولوی خاں صاحب لاہور مشن روڈ سے مل سکتے ہیں۔

نمبر ۴۔ **لال کتاب**۔ ٹائٹل پیج شان کا صفحہ ۴ قیمت صرف ۴ مصنف جوزف ایکل [illegible] اڈیٹر رسالہ بچہ ڈیورنڈ روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔ مضمون کی بابت سوائے اس کے اور کچھ میرے دماغ میں نہیں آتا۔

الکتیب طراوت المغز

دل خوش کرنے کو اچھی ہے۔

گرمیوں کا شروع بد امنی کی آمد

جب سے گرمی شروع ہوتی ہے ہم ہندوستانیوں کے خون میں پھر تازہ جوش پیدا ہو گیا ہے۔ ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہے۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے پر سٹرائک کا سلسلہ شروع ہے۔ اور روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ سٹرائیکرس بھوک اور فاقہ کشی کے چنگل میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ خدا جانے یہ سلسلہ کب تک جاری رہیگا۔ لیکن یہ گرمیوں کی تشریف آوری کا پہلا نتیجہ ہے۔

دنیا کا امن خطرے میں

گذشتہ جنگ کا یہ مقصد تھا کہ دنیا میں دیرپا امن قائم کیا جائے۔ جنگ کو ختم ہوئے قریباً ۶ سال گذر گئے ہیں۔ قومیں تباہ ہو چکی ہیں۔ طاقت پر بھروسہ کرنے والوں نے تجربہ کر لیا کہ محض طاقت سے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ لیکن تعجب ہے کہ جنگ آج تک ختم نہیں ہوئی۔ اُس کے بچے کھچے جھگڑے دنیا کی کسی نہ کسی قوم میں اور دنیا کے کسی نہ کسی ملک میں ہنوز زندہ ہیں۔ مراکو میں جنگ کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ ٹرکی نے ابھی کردستان کی بغاوت کا سونچا کیا ہے۔ ایران میں بھی اب تک بد امنی کے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں اب تک عدم تعاون کے بچے کھچے جھگڑے سنے جاتے ہیں۔ دنیا آج تک دیرپا امن و سلامتی کی منتظر ہے۔

گروہ ہنوز دور ہے۔

نئی جنگ کی تیاریاں

گذشتہ ہفتے کے اخباروں میں آنے والے جنگ کے اوپر کئی ایک اخباروں نے اپنے کالم سیاہ کئے ہیں۔ جرمنی میں مارشل ہنڈن برگ جمہوریت کا صدر منتخب ہوگیا ہے۔ بلگیریا میں انقلاب پسندوں نے سخت تباہی برپا کی۔ امریکہ او جاپان اور انگلستان کی نسبت ناگوار خبریں شائع ہوچکی ہیں جن سے اہل فکر نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دنیا میں دوسری جنگ بہت دور نہیں ہے۔

گوردوارہ بل

پنجاب میں اکالی تحریک نے گوردواروں کے متعلق جو قربانیاں کیں اُن سے زمانہ واقف ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایسا گوردوارہ بل تیار کیا جاچکا ہے جس کی نسبت امید کی جاتی ہے کہ اُسے تمام سکھ صاحبان منظور کرلینگے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی خبر ہے کہ سکھوں کے اُداسی گروہ کو اس بل سے نااتفاقی ہے۔ اُس نے سمجھا ہے کہ اس بل سے اُداسی سکھ منڈلی کی حق تلفی کی گئی ہے۔ ہم کو امید ہے کہ ہمارے خالصہ صاحبان آپس کی شکررنجیوں کو بالائے طاق رکھ کر قوم کی بہتری اور بہبودی کے لئے اس بل کو منظور کرینگے۔

ہندو مسلم اتحاد

یہ افسوس ناک بات ہے کہ ہمارے ملک کے پیشواؤں کی غلط کاریوں سے ہندو مسلم اتحاد کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ملک اور قوم کی بہتری کی واحد صورت یہی اتحاد تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے وہ معرض التوا میں پڑا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اتحاد شکنی صرف مسلمانوں کی طرف سے پیدا ہوئی ہے۔ قوم کے ہندو بزرگوں نے بھی ہندو مسلم اتحاد کو نقصان پہنچانے کی کم کوشش نہیں کی ہماری تو یہی دعا ہے کہ خدا ہمارے ہندو مسلم بزرگوں کی آنکھوں کو کھولے تاکہ وہ باہمی اتحاد کو ہر قیمت پر خرید سکیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ بغیر ہندو مسلم اتحاد کے ملک ہند کا بھلا نہیں ہوسکتا۔

ہند کی اچھوت جاتیاں

کہتے ہیں کہ انڈین نیشنل کانگرس کے پروگرام میں ہند کی اچھوت جاتیوں کو اُٹھانے کی تجویز ایک عرصے سے منظور ہوچکی ہے۔ مہاتما گاندھی اور ہند کے دوسرے پیشواؤں نے اچھوت پن کو دور کرنیکی سرتوڑ کوشش کی ہے۔ لیکن اچھوت آج تک اچھوت کے اچھوت ہی ہیں۔ عملی طور پر ہندو صاحبان نے اِن کو انسانی حقوق دینے کی کوئی کوشش نہیں کی عیسائی اور مسلمان اس میدان میں حسب معمول کوشش کرتے رہے ہیں کہ اچھوت بھائی انسانی حقوق اور مساوات حاصل کرلیں۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے آریہ بھائیوں نے ان کی کوششوں کو آج تک ناکام بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی ہے۔ نہ وہ ان مظلوموں کو خود مساوات کے حقوق ہندو قوم سے دلاسکے۔ اور نہ عیسائیوں اور مسلمانوں کی معرفت انہیں مساوات کے حقوق لیتے دیکھ کر خوش ہوسکے ہیں۔ ہماری تمنا ہے کہ اگر ہمارے آریہ بھائی ہند کی اچھوت جاتیوں کو ایک برہمن او چھتری اور ویش کی مساوات نہیں دلاسکتے تو وہ کم از کم یہی کوشش کریں کہ یہ مظلوم مسیحی یا مسلم ہوکر ہی انسانوں میں شمار کئے جائیں۔

یادِ رفتگان

نہایت افسوس کی خبر ہے کہ مورخہ ۲۹ اپریل کو صبح کے چار بجے قریب مسز جے ڈبلیو۔ پیٹولیس صاحبہ اس جہان فانی سے عالم بقا میں داخل ہوگئیں۔ گو ہر ایک بشر کی زندگی کا یہی انجام ہے لیکن تو بھی عزیزوں کی جدائی کسی عزیز کے لئے خوشگوار معاملہ نہیں ہے۔ مسز پیٹولیس بزرگ مسٹر آئی۔ پی۔ اینگلس مرحوم کی بیٹی تھیں۔ آپ نے معمولی تعلیم کے علاوہ میڈیکل سکول آگرہ میں تعلیم پائی تھی۔ آپ اپنے قابلِ عزت شوہر کے ساتھ این۔ ایم۔ ایس سرساوا میں دیر تک کام کرتی رہیں سرساوا میں شفاخانہ کے وسیلے سے آپ نے قابل ستائش کام کیا۔ آخر کسی نہ کسی وجہ سے پادری پیٹولیس صاحب کے ہمراہ این۔ ایم۔ ایس کے کام کو چھوڑ کر لاہور آنا پڑا۔ لاہور میں ایک سال تک بیمار رہ کر آخر ۲۹ اپریل کے سویرے انتقال فرماگئیں۔ شام کو ۴½ بجے کے قریب آپ کو دفن کیا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا مرحومہ کے عزیز و اقارب کو صبر اور تسلی عطا فرمائے۔

خبریں

کراچی ۲۸۔ اپریل۔ مسٹر ایس۔ ایم۔ تلاتی ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کراچی نے آج اس مقدمہ میں فرد جرم لگا دیا کہ جو میسرز مدن تھیٹرز لمیٹڈ کے مسٹر مدن نے مسٹر جابسچ میڈارٹ سابق منیجر پیلیس تھیٹر کراچی کے خلاف تین ہزار روپیہ کی ایک رقم کی خیانت مجرمانہ کے الزام میں دائر کر رکھا تھا عدالت نے ملزم پر زیر دفعہ ۴۰۸ تعزیرات ہند فرد جرم لگا کر مقدمہ سشن سپرد کر دیا۔

(بندے ماترم)

نوآباد حیدرآباد سندھ ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے جوڈیشل کمشنر

کی عدالت کو چیف کورٹ بنانے کے متعلق بمبئی کونسل کے ماہ جولائی کے اجلاس میں ایک بل پیش کئے جانے کی منظوری دی ہے۔ (رر)

گذشتہ دیر داس کو جو میٹنگ ایلبرٹ ہال کالج سکویر کلکتہ میں منعقد ہوئی تھی اس میں فیصلہ کیا گیا کہ مہاتما گاندھی جی کا جبکہ وہ یکم مئی کو بنگال تشریف لائیں پبلک طور پر شاندار سواگت کیا جائے۔ ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی جائے۔ جس میں تمام پولیٹیکل پارٹیوں کے نمائندے شامل ہونگے اور جس کے صدر دیش بندھو سی آر داس اور سکریٹری مہتہ شنبو سی ستکوڑی پتی رائے اور ستیش چندر داس گپتا ہوں گے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبروں میں مندرجہ ذیل اصحاب بھی شامل ہیں:- مسٹر بی چکرورتی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ بابو بپن چندر پال۔ سر پروفلر چندر امتر۔ مسٹر شیام سندر چکرورتی۔ مسٹر اے کے فضل الحق۔ مسٹر پرفلہ چندر رائے۔ سر پی سی رائے۔ سر نیل رتن سرکار ڈاکٹر پی۔ این بنرجی۔ (رر)

این۔ ڈبلیو۔ ریلوے کے سٹرائک کے متعلق سرکاری اعلان

ریلوے کوارٹرس میں جہاں جہاں سٹرائکرس رہتے ہیں اور وہ اپنے کام پر نہیں جاتے ہیں خصوصاً جہاں جہاں ریلوے کوارٹرس کی ان لوگوں کے لئے ضرورت ہے جو سٹرائکرس کی جگہ کام کرنے کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ ریلوے کو یہ اختیار ہے کہ انڈین ریلوے ایکٹ کی دفعہ ۱۳۸ کے ماتحت مکانات کو خالی کرا لیوے۔

دفعہ مذکورہ بالا کے ماتحت ۲۲ اپریل سے کھانیوال کے ریلوے کوارٹرس خالی کرائے گئے ہیں۔ مگر وہاں کے سٹرائکرس خود ہی ریلوے کوارٹرس خالی کر کے چلے گئے۔ ۲۹ اپریل کے روز راولپنڈی کے ریلوے کوارٹرس خالی کرائے جا چکے ہیں۔ دیگر سٹیشنوں پر ریلوے کوارٹرس کو خالی کرانا ریلوے افسروں کی مرضی پر موقوف ہے۔ جس قدر سٹرائکرس کی جگہ کام کرنے والے لوگ آتے جائینگے اسی قدر سٹرائکرس کو ریلوے کوارٹرس چھوڑنے پڑینگے۔ ہر کسی صورت میں ریلوے کوارٹرس میں سے سٹرائکرس کو نکالنا بصورت سزا فعل نہ ہوگا۔

لاہور کے سٹرائکرس کی جگہیں دوسرے کارکنوں سے بھری جا چکی ہیں۔ نئی بھرتی کا کام کیا جا رہا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگوں نے غیر ضروری سٹیشن خور کوٹ میں سٹرائک کر دی ہے۔ آجتک پبلک سروس کو بغیر تاخیر قائم رکھا گیا ہے۔ ۲۹ اپریل ۱۹۲۵ء

صوفیا ۲۵ اپریل۔ بقیہ پلیونا اور تھیٹر برکی جو بلگیریا کا ایک سب سے بڑا تھیٹر تھا۔ جلا دیئے گئے ہیں۔ کمیونسٹوں نے ان کے نیچے بم رکھ دیئے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ موسیو کیایات پر شک کیا جاتا تھا کہ اس نے ان بم کی وارداتوں میں سازش کی ہوئی ہے۔ اُسے مار دیا گیا ہے۔

(رینڈے ماتزم)

صوفیہ۔ ۲۶۔ اپریل۔ لفٹنٹ کرنل ویجوڈ مسٹر میکینڈسا اور مسٹر میلون ممبران پارلیمنٹ برطانونی نے غیر ملکی اخبارات کے نام جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر حادثات کے متعلق برا اثر پڑا ہے۔ یہ اصحاب گرجا گھر کے واقعہ کے بعد کچھ عرصہ تک صوفیا میں مقیم رہے تھے۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ان کے بیانات غلط اور مبالغہ آمیز ہیں گرفتار شدگان کی تعداد ۶ ہزار نہیں بلکہ دو ہزار ہے۔ اور صرف وہی اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں جو کمیونسٹوں کی سرگرمیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہلاک شدگان کی تعداد چند اشخاص تک محدود ہے اور سینکڑوں کی اعداد تک نہیں پہنچی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ ممبران پارلیمنٹ اس واسطے ناراض ہو گئے ہیں۔ کیونکہ انہیں سازش کے گرفتار شدہ لیڈروں سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

دیہاتی کمیونسٹ رہا کر دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ان کا سازش سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک سو اور اشخاص رہا کئے گئے ہیں۔

سازش کے ممبران کے اقبال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ گرجا کے واقعہ کے علاوہ دیہاتی کمیونسٹوں نے دیگر مقامات پر بھی ایسے حادثات کا انتظام کیا تھا جن میں انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ (رر)

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ شاہزادی ایغرانی زدیپا دیوی نے اپنے خاوند شاہزادہ وکٹر ستدسنا آف کوچ بہار کے خلاف بے رحمی اور زناکاری کی بنا پر شادی فسخ کئے جانے کا جو دعوے دائر کر رکھا ہے۔ اس میں آج ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس گرنگری کے روبرو وکلا کی بحث ختم ہوئی۔ مسٹر لینگفورڈ جیمز نے شاہزادی کی طرف سے کہا کہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی شہادت موجود ہے کہ شاہزادہ وکٹر کلکتہ ہائیکورٹ کے احاطہ اختیار کے اندر رہائش رکھتا تھا۔ جج صاحب نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

(رینڈے ماتزم)

ہم سب نہیں سوئینگے۔ مگر بدل جائینگے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کو زیب تن کرے اور یہ مرنے والا امرپن کو پائے۔ پس جب یہ فانی لازوال پن کو پائیگا اور یہ مرنے والا امر ہو جائیگا تو اس وقت وہ بات صادق آویگی جو لکھی ہوئی ہے کہ موت فتح کا لقمہ بن گئی۔

پیلرس کے دوسرے خط (۱/۴) میں اسی سلسلے میں مزید روشنی . . . . . ڈالی گئی ہے۔ "جن کے ذریعہ ہم سے حد سے زیادہ بڑے اور قیمتی وعدے کئے گئے ہیں۔ تاکہ اُن کے سبب سے ہم خواہشوں کے سبب سے دنیا میں پھیلی ہوئی گندگی سے چھٹکارا پا کر صفات الٰہی میں شریک ہو جائیں۔"

صرف اتنا ہی اور لکھنا ضروری ہے کہ بائبل میں مسیح . . . (آسمانی باپ) اور انجیل تینوں ہی بہت بڑے راز ہیں۔ مسیح کے راز کے بارہ میں (رومیوں ۱۶: ۲۸) میں کہا گیا ہے کہ یہ ابتدائے آفرینش سے خفیہ رہا ہے۔ (افسیوں ۳: ۴) میں بھی راز مسیحائی کا ذکر ہے۔ (کلسیوں ۲: ۲-۳) میں . . . خدا و باپ و مسیح کا ذکر ہے (افسیوں ۶: ۱۹-۲۲) میں انجیل کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے موقعوں پر ان رموز کا تذکرہ اشارتاً کیا گیا ہے۔ پس پڑھنے والے کو چاہئے کہ ان سب باتوں . . . کو سمجھ کر اپنے لافانی یعنی نورانی جزو کو کامل بنانے کی ہر طرح سے کوشش کریں۔ اور یہی مذہبی تعلیم کا خلاصہ ہے۔

راقم۔ جی۔ بی۔ فرنکلن۔

اٹلی کے ایک صناع رانیزی نے ۳ سال کی مسلسل محنت کے بعد ایک عظیم الشان کلاک گھڑی بانس کی تیار کی ہے۔ اس میں کمال یہ دکھایا ہے کہ بجز سُوئی کے اور کوئی شے دھات کے قسم سے شامل نہیں۔

شراب اور اُس کا اثر انسانی جسم پر

الکوحل گیسٹرک جوس کو کمزور کر دیتا ہے — ڈاکٹر ڈونڈس ٹامس صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ایک عجیب حقیقت ہے کہ جب ہضم کرنیوالے عرق کے ساتھ الکوحل ملایا جاتا ہے تو ایک قسم کا سفید مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے وہ عرق خوراک کو ہضم کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جو گیسٹرک جوس کا سب سے ضروری حصہ ہے اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور وہ بیکار ہو جاتا ہے

الکوحل معدے کے استر کی نسوں کو مُردہ یا بے حس کر دیتا ہے — الکوحل معدے کے غدودوں کو اکساتا اور نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک کینیڈین کے معدے میں گولی لگ کر زخم ہو گیا تھا۔ پھر جلد اُس نے ایک ڈاکٹر کی ملازمت اختیار کر لی۔ ڈاکٹر کو اُس کے معدے کے اندر دیکھنے کا موقع مل گیا اور الکوحل کا تجربہ کیا گیا اور اس امر کا ثبوت حاصل ہوا کہ الکوحل بہت تھوڑی مقدار میں بھی خراش پیدا کر کے اور ہاضمے کو روکتا ہے اور زیادہ مقدار میں غدودوں کو اکساتا ہے۔

الکوحل اور دل

(۱) الکوحل دل کی فطرتی حرکت کو زیادہ تیز کر کے اُس کے کام میں مخل ہوتا ہے۔ مگر الکوحل کے علاوہ دل کا معمول سے زیادہ حرکت کرنا چھوٹی چھوٹی نسوں سے روکا جاتا ہے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ الکوحل کے اثر سے اِن نسوں کی طاقت بھی جاتی رہتی ہے اور وہ بے حس ہو جاتی ہیں اور دل معمول سے زیادہ تیز حرکت کرنے لگتا ہے۔

ہم نسوں کی . . . کی کمی کو شرابی کے سُرخ چہرے میں دیکھتے ہیں۔ یہ خون کی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے تنفخ کے سبب سے ہوتا ہے۔ سر بی۔ ڈبلیو رچرڈسن صاحب نے ثابت کیا ہے کہ اِن دُور کی نالیوں کی طاقت میں خلل پڑنے کے سبب سے خود دل میں خلل ہو جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دل کی ہر ایک حرکت کے ساتھ یہ نالیاں بشرطیکہ اُن کی نسیں ٹھیک حالت میں ہوں ایک خفیف روک پیدا کرتی ہیں۔ تاکہ دل کی حرکت اعتدال کی حالت میں رہے۔ لیکن نالیاں ڈھیلی ہو جاتی ہیں تو روک دور ہو جاتی ہے۔ دل اُس گھڑی کی طرح جس کا ریگولیٹر ہو جلد ہی جلدی چلنے لگتا ہے اور اُسکی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

نبض کی حرکتوں میں فرق۔ دل کی حرکات ۲۴ گھنٹوں میں

صرف پانی پینے سے	ایک لاکھ
ایک اونس الکوحل پینے سے	ایک لاکھ چار ہزار
۲ اونس الکوحل پینے سے	ایک لاکھ آٹھ ہزار
۴ اونس الکوحل پینے سے	ایک لاکھ تیرہ ہزار
۶ اونس الکوحل پینے سے	ایک لاکھ اٹھارہ ہزار
۸ اونس الکوحل پینے سے	ایک لاکھ چوبیس ہزار

دل کو اگر لگاتار تیز چلایا جاوے تو اُسکو لگاتار کام سے کافی آرام نہیں ملتا۔ اور کچھ عرصے کے بعد فالتو محنت کا اُس پر اثر ہوتا ہے جس کا نتیجہ بیماری یا اچانک موت ہوتا ہے۔ (باقی)

ضرورت

ایک تجربہ کار تعلیم یافتہ لیڈی کی جو کہ انگریزی میں بھی اچھی قابلیت رکھتی ہو۔ زنانہ مشنری کام کے واسطے جو کہ زیر نگرانی مشنری انچارج ہوگا۔ ضرورت ہے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔ درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ اصل یا نقل بنام پادری جے۔ بی فرنبک صاحب مشنری انچارج ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی آنی چاہئیں۔

المشتہر:۔ پادری جے۔ بی فرنبک۔ ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی۔ ضلع سہارنپور۔

ضرورت

اے۔ وی گرلس۔ بورڈنگ سکول نصیر آباد راجپوتانہ کے لئے ایک ایس۔ اے وی یا جے۔ اے وی میٹریکولیٹ استانی کی ضرورت ہے جسکی تربیت زبان اُردو میں ہوئی ہو۔ درخواست معہ نقول اسناد پرنسپل اینگلو ورنیکولر کرسچن گرلس بورڈنگ سکول نصیر آباد ہونی چاہئیں۔

المشتہر:۔ دی پرنسپل اینگلو ورنیکولر کرسچن گرلس بورڈنگ سکول نصیر آباد۔ راجپوتانہ۔

نوٹس

میری بیوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو عرصہ دس برس کا ہو گیا ہے۔ سو مجھ سے جُدا ہے۔ جس کا نام لیکھو ولد خیمہ ہے جو کیانیزہ سکول دہلی کی رہنے والی ہے۔ وہ لاپتہ ہے۔ نہ معلوم مرگئی ہے یا زندہ ہے سو کمترین کی عرض ہو کہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے یا مرگئی ہے۔ یا غیر مذہب ہو گئی ہے یا شادی کرلی ہے وہ مجھے خبر دیوے چونکہ بندہ ابھی تک بلا شادی کے بیٹھا ہوا اور اپنی شادی کا انتظام کرنا چاہتا ہے مجھ صاحب بذریعہ نور افشاں مجھے اطلاع دینگے میں اُنکا نہایت مشکور ہونگا

بی۔ ٹامس خیاط بستی محلہ رڑکی ضلع سہارنپور۔

فارسی کتابیں

میزان الحق۔ مصنفہ ڈاکٹر فانڈر صاحب نہایت ہی مشہور و معروف کتاب ہے صفحہ ۳۲۶ - ۲ر

شہادت قرآن بر منجی سائر عالمیان} خداوند یسوع مسیح کی نسبت قرآن کی گواہی - ۲ پائی۔

رسالہ کشف الآثار فی انبیاء بنی اسرائیل} یروشلم کی تباہی۔ یہودیوں کے قبائل۔ بابل جسور نینوہ۔ مصر۔ اور مسیح کے وقت کے مفصل حال صفحہ ۱۹۱ - عہ

برہان لطلان فخر ناوان} اسلام و مسیحیت کے متعلق ایک پادری صاحب اور ایک حاجی صاحب کے مکالمات صفحہ ۶۸ - ا ر ۲ پائی

مشکواۃ الصدق۔ اس میں قابل مصنف نے ثابت کیا ہے کہ (۱) محمد صاحب نے کوئی معجزات نہیں دکھائے (۲) محمد صاحب کو لوگوں کو مجبور کر کے مسلمان بنانے کا کوئی اختیار نہ تھا (۳) قرآن میں ناسخ و منسوخ آیات (۴) توراۃ و انجیل میں کوئی لفظی تغیر و تحریف نہیں ہوئی (۵) نبوت بنی اسرائیل سے مخصوص ہے (۶) قرآن کی شہادت سے مسیح کی الوہیت کی دلالت صفحہ ۲۷۴ - ۳ر

شیشۂ عطر سنبل خالص۔ مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو بورڈن صاحب کی سوانح عمری جو چینی لوگوں کے لئے مشنری بننے کی تیاری کر رہے تھے اور ۱۹۱۳ء میں بمقام قاہرہ قتل کئے گئے۔ یہ کتاب غیر مسیحیوں کے لئے لکھی گئی ہے صفحہ ۲۷۴ - ۱ر

تاج حیات۔ مسیحیوں کے لئے رسالہ۔ کہ زندگی کا تاج کس طرح ملتا ہے صفحہ ۳ پائی

سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ۔

اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا ½ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں چرکشا ماعہ سے مال تک کرد کو دل عہ سے صہ تک ہے۔ حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں امپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوانچند صاحب پرنٹر کے چھپا